THE ALHAKAM
Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ
بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر ٭ بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر
مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح

قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۲۵

سرپرستان الحکم کی خدمت میں ضروری التماس

الحکم کی اس اشاعت کے ساتھ سفر یورپ پر روانہ ہونے کے صرف پانچ دن باقی رہجائینگے اور اگلا پرچہ اسوقت سرپرستان الحکم کی خدمت مین پہنچے گا جبکہ ہم انشاء اللہ العزیز بمبئی کے ساحل کو خدا حافظ کہہ چکے ہونگے یہ سفر اگرچہ چند مہینوں کا سفر ہے اور جیسا کہ تجویز کیا گیا ہے خدا کے فضل اور رحم سے انشاء اللہ اکتوبر ۱۹۲۴ء مین واپس آ جائینگے لیکن تاہم ہزاروں میل سمندر پار کا سفر کوئی نہین کہہ سکتا کہ کیا واقعات پیش آئینگے اور دنیا مین کیا انقلابات آئینگے مین اپنی ذات کی نسبت نہین جانتا کہ اس سفر کے انجام تک کیا پیش آئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم پر بھروسہ ہے کہ وہ بخیر و عافیت اسکی تکمیل کی توفیق دے اور اس خدمت کو سرانجام دینے کا اہل بنا دے جو اسوقت میرے سپرد ہوئی ہے۔

مین اپنی غیر حاضری مین الحکم کی امانت کو اسکے سرپرستون کے سپرد کر رہا ہوں اور ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی اس یادگار کو قائم رکھنے مین کسی قربانی کی پرواہ نہ کرینگے۔ الحکم کی اشاعت مین تعویق یا توقف اسکے مضامین مین بے ترتیبی یا کوئی اور نقص قابل چشم پوشی ہوگا۔ اور وہ اسکی مالی امداد سے دریغ نہ فرمائینگے جن احباب کے ذمہ بقایا ہے وہ اپنے بقایا کے ادا کرنے مین تکلیف اٹھا کر بھی جلدی کرینگے۔ جن احباب کے نام وی پی جاری کئے گئے ہین۔ وہ انہین وصول فرما کر میری مدد کرینگے۔ ایسا ہی مطبع کی رعایتی کتب کا جو اعلان کیا گیا ہے ان کتابون کی اشاعت سے بھی وہ مدد کر سکتے ہین اور سب سے بڑی اور ضروری بات یہ ہے کہ الحکم کے لئے جدید خریدار مہیا کرین میری غیر حاضری مین کم از کم تین سو خریدار ضرور دیئے جائین مین نے اسکے لئے پہلے بھی اعلان کیا تھا کہ ہر ایک انجمن ایک ایک پرچہ انجمن کیطرف سے خرید لے اگرچہ مین نے پہلے کہا تھا کہ یہ پرچہ جاری کر دیا جائیگا مگر اب تک اسپر عمل نہین کیا گیا لیکن مین اب دفتر کو ہدایت دے رہا ہوں کہ وہ میری غیر حاضری مین ہر ہفتہ انجمنون کے نام اخبار بذریعہ وی پی جاری کر دے مین امید رکھتا ہوں کہ احمدی انجمنین اسکو منظور کرینگی سفر کے حالات الفضل - الحکم - فاروق - نور مین انشاء اللہ العزیز طبع ہونے کے لئے بھیجے جایا کرینگے انشاء اللہ باقاعدہ چھپتے رہین گے۔ مجھے اب اسکے سوا ناظرین سے کچھ عرض نہین کرنا ہے کہ مین یہ امانت انکے سپرد کر کے سلسلہ کی ایک خدمت کے جذبہ کو لیکر جا رہا ہوں۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص فی الدین کی توفیق دے۔ اور ہماری حرکت و سکون اسکی رضا کیلئے ہو ہم اپنے امام کے سچے اطاعت گذار خادم ثابت ہوں اور خدا تعالیٰ خیر و عافیت سے لے جائے اور بعافیت و کامیابی واپس لائے آمین۔ جن مخلصین نے دعا کے لئے خطوط لکھے ہین مین انکے نام اپنی کتاب الدعا مین انشاء اللہ درج رکھونگا اور توفیق ملنے پر دعا کرتا رہونگا۔ وہ اپنے اس خادم کو نہ بھولین۔

خادم عرفانی

خریداران تادیب النساء کو اطلاع

تادیب النساء کی پہلی جلد جون ۱۹۲۴ء کے رسالہ کے ساتھ ختم ہوگئی ہے جولائی کا نمبر جلد دوم کا پہلا نمبر ہوگا اس کے ساتھ رسالہ کی تقطیع (جیساکہ اکثر احباب کی خواہش تھی) بدل دی ہے اور ۲۰×۲۶/۸ سائز پر کر دیا گیا ہے جن خریدارون نے پہلے سال کی قیمت ادا نہین کی انکے نام بقایا کا اور دوسرون کے نام قیمت پیشگی کا وی پی کر دیا گیا ہے امید ہے اس رسالہ کے مرتبی وی پی وصول فرما کر اپنے فرض کو ادا کرینگے۔

خاکسار منیجر تادیب النساء قادیان

خواجہ پریس بٹالہ مین احمد وجودی پرنٹر نے چھاپا اور شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح کے خدّام سفر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس سفر میں جن خدام کو شرف رفاقت نصیب ہوا ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کے متعلق مختصر سا تذکرہ کر دیا جاوے۔

(۱)

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے درد پرائیویٹ سکرٹری مولوی رحیم بخش صاحب حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب مرحوم لودہانوی کے خلف اکبر ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد سررشتہ تعلیم پنجاب میں انہوں نے ملازمت اختیار کر لی۔ مگر یہ ملازمت ایک وقتی شغل تھا۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ بعد اپنی زندگی کا اصل مقصد سلسلہ کی خدمت قرار دیکر حضرت خلیفۃ المسیح کی دعوت پر لبیک کہہ کر قادیان چلے آئے۔ اور زندگی کو وقف کر دیا۔

اس غرض کے لئے نہ تو اس نوجوان کی امنگوں اور آرزوں نے کوئی روک پیدا کی اور نہ والدین کی امیدوں نے کوئی اثر ڈالا بلکہ یہ دونوں چیزیں اسی محور پر گھومتی تھیں کہ

دین کی خدمت کرو

حقیقت میں حضرت ماسٹر صاحب مرحوم کے اپنے اخلاص اور تربیت نے مولوی صاحب کی سب سے بڑی امید اور سب سے بڑی امنگ ہی خدمت دین بنا دی تھی۔ اور خدا کے فضل نے اور بھی دستگیری کی قادیان آکر سلسلہ کے مختلف صیغوں میں آپ کو کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اب ایک عرصہ سے پرائیویٹ سکرٹری کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ بحیثیت افسر ڈاک آپ نے اپنے صیغہ میں بہت اصلاح کی ہے اور جس اخلاص۔ وفاداری اور اعتماد کے برکات کو حاصل کیا ہے وہ قابل رشک ہیں۔ افسر ڈاک کے فرائض نہایت اہم اور نازک ہیں وہ تمام جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح کے درمیان ایک واسطہ ہے۔ اس کی مصروفیت ظاہر اور اس کے احساسات نمایاں ہیں۔ جو خدمت بھی ان کے سپرد ہوئی ہے انہوں نے اسے نہایت محنت اور اخلاص اور وفاداری سے سرانجام دیا ہے۔ اس سفر میں بھی وہ آپ کے پرائیویٹ سکرٹری ہونگے لیکن اس سفر کے خاتمہ کے بعد مولوی رحیم بخش صاحب لنڈن مشن کے انچارج کی حیثیت سے وہاں رہ جائیں گے۔

قارئین کرام کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ مولوی صاحب کو اپنے اس جدید فرض کی اطلاع بہت ہی تنگ وقت میں ہوئی ہے روانگی کے ابتدائی مشوروں تک انہیں یا کسی کو علم نہ تھا کہ وہ بطور مبلغ کے جا رہے ہیں مگر اس سعادت مند نوجوان نے شرح صدر سے اسے لبیک کہا۔ حقیقت میں جب تک ہماری مرضی امام کی مرضی کے تابع نہ ہو جاوے اور ہم اس کے ہاتھ میں کٹ پتلی کی طرح نہ بن جاویں وہ برکات نصیب نہیں ہو سکتے جن کا وعدہ خدا نے کیا ہوا ہے۔

مولوی صاحب کے موجودہ حالات اجازت نہیں دیتے تھے۔ کہ وہ کسی لمبے عرصے کے لئے گھر سے باہر جاویں۔ حضرت ماسٹر قادر بخش .... صاحب کی وفات نے اُن کی خانگی ذمہ داریوں کو بہت بڑھا دیا ہے۔ چھوٹے بھائیوں کی تعلیم و تربیت اور والدہ مکرمہ کی خدمت اپنے بیوی بچوں کی نگہداشت کے ماسوا اُن کے ذمہ آپڑی ہے مگر جب انہوں نے یہ حکم سُنا۔ سر اطاعت جھکا دیا اور تیار ہو گئے۔

اللہ تعالےٰ انہیں اس جدید عہدہ کی ذمہ داریوں کو کامیابی سے ادا کرنے کی توفیق دے آمین۔

مولوی رحیم بخش صاحب کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ وہ احمدیت میں پیدا ہوئے اور احمدیت میں پلکر جوان ہوئے اور لودہانہ اور سنور کے دو مخلصوں کے نمونہ سے انہوں نے فیض پایا جن کے ساتھ ان کو پدری اور صہری تعلقات ہیں یعنے ماسٹر قادر بخش صاحب اور حضرت میاں عبد اللہ سنوری (جو ان کے پھوپھا بھی ہیں اور خسر بھی)

(۲)

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن افسر شفاخانہ نور۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالہ کی جماعت کے ایک پرجوش اور مخلص رکن تھے۔ کانے دجال (ڈاکٹر عبد الحکیم خان) کے بعد خدا نے پٹیالہ سے ہم کو ایسا ڈاکٹر دیا جس نے اپنے نمونہ سے جماعت پٹیالہ کو اخلاص و اتقا کے رنگ میں رنگین کر دیا۔

سنہ ۱۹۱۷ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہوئی تو آپ کو طبی مشورہ کے لئے بلایا گیا۔ آپ کی خدمات کو حضرت نے پسند فرمایا اور مزید رخصت کے لئے حکم دیا گیا جنگی ضروریات کی وجہ سے رخصت کا ملنا محال تھا اور آپکی رخصت کے متعلق بعض مشکلات پیدا ہو گئیں مگر ڈاکٹر صاحب نے اس بات کی ذرا بھی پروا نہ کی کہ نتیجہ کیا ہوگا آپ حضرت کے حکم سے ٹھیرے رہے اسی سلسلہ میں خادم قدیم ایڈیٹر الحکم کو بھی ان کی توسیع رخصت کے سلسلہ میں ریاست پٹیالہ کے اعلےٰ عہدہ داروں سے ملنے کی عزت نصیب ہوئی۔ آخر ان کی توسیع رخصت منظور ہوئی۔ اور بالآخر ڈاکٹر صاحب کو مستقل طور پر رہنے کا حکم ہو گیا اور

وہ اپنے تمام مفاد پر لات مار کر یہاں بیٹھ گئے

ہر شخص اس کو سمجھنے کا اہل نہیں ہوتا۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ پٹیالہ میں ان کی کیسی مانگ تھی اور ان کے دنیوی مفاد کا سلسلہ بہت امید افزا تھا۔ وہ اپنی قابلیت اور شرافت مزاجی کے سبب سے بہت شہرت یافتہ تھے۔ مگر انہوں نے دنیا کے تمام مفاد کو چھوڑ دیا

اور امام کی مرضی کو مقدم کر لیا

ایک بہت بڑے کنبہ کی ذمہ داریاں ان کے سر پر تھیں مگر انہوں نے .... قادیان کی نعمتوں کے مقابل میں پروا نہ کی ... حضرت اقدس کے طبی مشیروں میں آپ کا مقام سب سے بلند ہے بلکہ سچ یہ ہے کہ

آپ ہی طبی مشیر ہیں

اور اس فرض کو نہایت اخلاص اور محبت سے سرانجام دیتے ہیں اسی خدمت پر اب آپ کے ہمراہ تشریف لے جا رہے ہیں حضرت کے تمام سفروں میں آپ ساتھ رہتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے اور میں ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ آپ علاج کرتے وقت بیمار کی تکلیف اور بیماری کو قریباً اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔ نہایت مستقل مزاجی اور توجہ الی اللہ سے مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔ اپنے آرام کو دوسروں کے لئے قربان کر دینا ان کو بہت ہی سہل معلوم ہوتا ہے۔ اور میں اسے

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت اور قرب کا ثمرہ یقین کرتا ہوں

اس طبیعت اور رنگ کا ڈاکٹر اگر کسی بڑے شہر میں ہو تو یقیناً وہ ہزاروں روپیہ کما سکتا ہے مگر اس سے پوچھو کہ

وہ قادیان کے برکات کا موازنہ سونے چاندی کے سکوں سے کرنا ہی نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی نہیں چاہئیے یہ ایک روحانی رنگ ایک ختم نہ ہونے والی دولت جو خدا کے محض فضل سے میسر آتی ہے۔

(۳)

حضرت حافظ روشن علی صاحب استاذ المبلغین۔

حضرت حافظ روشن علیصاحب کے متعلق مجھکو زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں وہ سلسلہ میں آفتاب کی طرح روشن ہیں۔ ان کا علم و فضل مسلم ہے۔ حضرت حکیم الامت کے قابل ناز شاگردوں میں سے آپ ہیں بلکہ میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ درس و تدریس اور فیضان علوم کا چشمہ ہونے کی حیثیت میں

آپ ہی حضرت حکیم الامت کے قائم مقام ہیں

حضرت مولوی صاحب کے بہت سے شاگرد ہیں۔ مگر اس طرح پر درس و تدریس کا موقعہ اور مناظرات مذہبی کا اتفاق دوسروں کو نہیں ہوا۔ جس قدر مبلغین تیار ہوئے ہیں وہ آپ ہی کی فیض صحبت کا نتیجہ ہیں۔ قرآن مجید کا درس حضرت کے طرز پر دیتے ہیں۔ اور اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک برہان قاطع ہیں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں عموماً ان کے لیکچر اور مناظرہ ہو چکے ہیں۔

حافظ صاحب پرانے فیشن کے ملا نہیں بلکہ آپ نے ایک روشن دماغ پایا ہے۔ وہ ہر قسم کے امور پر نہایت سلجھی ہوئی رائے رکھتے ہیں۔ اور عہد حاضرہ کی تحریکوں کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ آپ کا مطالعہ وسیع اور حافظہ بے نظیر ہے۔ ہزاروں ہزار شعر آپ کو یاد ہیں۔ اور تمام کتب کو آپ نے صرف سن کر پڑھا ہے

اور دیکھ کر پڑھنے والوں کو آپ زبانی پڑھاتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کے لئے طبیعت میں حضرت حکیم الامت کی طرح پوری ہمدردی اور خیر خواہی کا جوش رکھتے ہیں۔ زندہ دلی اور آزاد خیالی کی نعمتوں سے بھی حصہ لیا ہے۔

(۴)

جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری شیخ صاحب۔ لاہور کے باشندہ اور نو مسلم ہیں۔ لاہور کے ایک معزز ہندو گھرانے کے فرزند ہیں عین شباب میں آپ نے اسلام قبول کیا۔ اور دنیا کی کوئی کشش اسلام پر غالب نہ آسکی۔ پرائیویٹ طور پر علوم عربیہ کی تکمیل کر کے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تحریک پر (جبکہ آپ ابھی خلیفہ نہ تھے) مصر جا کر عربی زبان کی تکمیل اور تحصیل میں کافی وقت گذارا۔ اور وہاں سے واپس آکر سلسلہ کی عملی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ اب آپ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں، اور مختلف مقامات پر حسب ضرورت سلسلہ کی طرف سے مناظرات کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے وسعت معلومات کے ساتھ قادر الکلامی کی قوت بھی عطا کی ہے۔ گھنٹوں بلا تکلف بول سکتے ہیں۔ عربی کے ساتھ انگریزی زبان بھی اچھی طرح جانتے ہیں پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنس پاس لیا ہے اور ایف اے کی تیاری کی تھی مگر سلسلہ کی مختلف خدمات اور ذمہ داریاں اس قدر فرصت کہاں دیتی ہیں۔

بہر حال آپ سلسلہ کے ان خاص خدام میں سے ہیں جو اپنی زندگی اسی مقصد کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ مالی معاملات کو خوب سمجھتے ہیں اور اس لئے عموماً امین بیت المال کی خدمت ان کے سپرد رہتی ہے۔ اہم معاملات میں نکتہ رس رائے دیتے ہیں۔ عربی میں تقریر اور تحریر پر اچھی قدرت رکھتے ہیں۔

(۵)

حضرت ڈاکٹر صادق صاحب۔ مجھ کو ضرورت نہیں کہ حضرت ڈاکٹر صادق کے تعارف کے لئے کچھ زیادہ لکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ شرف اور عزت دی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی نسبت فرمایا کہ

لاہور سے ہمارے حصہ میں مفتی صادق ہی آئے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی آپ کو آپ کے خطوط کے جواب لکھنے کی عزت حاصل تھی۔ گویا آپ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے بعد پرائیویٹ سکرٹری تھے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی اس خدمت پر مامور رہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں وہ ایک مبلغ اور مشنری کی حیثیت سے انگلستان اور امریکہ میں گئے۔ اور جو خدمات انہوں نے وہاں کی ہیں وہ تازہ ہیں"

ان کی خدمات ایک مبسوط کتاب چاہتی ہیں اور جسے توفیق ملے گی وہ لکھے گا۔ صادق حقیقت میں بہت سی قربانیاں کر کے آیا اور حقیقت میں یہی سچی قربانی تھی۔ اس کے ساتھ والے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے۔ اس نے قادیان کی ہر خدمت کو فوز عظیم سمجھا۔

باوجود اپنی نازک، ناوٹ اور کمزور طبیعت کے وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعدی سے تیار رہتا ہے۔ اس کے لکچروں سے ہندوستان کے تمام بڑے شہر اور ہال آگاہ ہیں اور اس کی تحریروں سے روئے زمین کے بڑے بڑے اخبارات آشنا۔

چونکہ وہ ابھی واپس آئے ہیں اس لئے یقینی طور پر ابھی نہیں کہا جاتا کہ وہ ساتھ جائیں گے یا چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ تاہم ساتھ جانے والوں میں ان کا نام بھی ہے۔ اس لئے میں نے ذکر کر دیا۔

(۶)

چودھری فتح محمد خان صاحب سیال۔ چودھری صاحب نے سلسلہ احمدیہ میں جنم لیا۔ اور سلسلہ میں پرورش پائی۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا آپ پہلا پھل ہیں۔ ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد وہ سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ ایسے وقت جبکہ ان کے سامنے دنیوی ترقی کا ایک وسیع میدان تھا۔ اور وہ ترقی کر سکتے تھے۔ مگر انہوں نے

خدمت سلسلہ کی درویشی کو قبول کیا

حضرت خلیفہ اول کے عہد میں وہ لنڈن خواجہ صاحب کی مدد کے لئے بھیجے گئے۔ ان کے بھیجنے میں حضرت خلیفہ ثانی کی ہمت اور حوصلہ کا دخل تھا۔ حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد خواجہ صاحب نے ان سے مخالفت شروع کی۔ اور نہایت بے رحمی کے ساتھ اس قدر دور دراز فاصلہ پر محض اختلاف رائے کی وجہ سے الگ کر دیا۔ اور بے سروسامانی میں چھوڑ دیا۔ حضرت خلیفہ ثانی نے ان ابتلاؤں کے ایام میں ان کے ذریعہ لنڈن مشن کی بنیاد رکھدی۔ وہی لنڈن مشن اب ہے کہ اب اس کی مضبوطی اور توسیع و تنظیم کے اغراض حضرات خلیفۃ المسیح کو وہاں جانے کے محرک ہو رہے ہیں۔

چودھری صاحب نے فتنہ ارتداد میں جس قابلیت سے کام کیا ہے وہ تازہ ترین امر ہے۔ اور اب وہ دعوت و تبلیغ کے ناظر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

(۷)

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت

آپ حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے نور چشم ہیں اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے اثمار شیریں میں سے ایک ہیں۔ حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کو شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے ساتھ تحصیل علوم عربیہ کے لئے مصر اور شام بھیجا تھا۔ آپ شام کو چلے گئے۔ اور ایام جنگ میں وہاں مجبور ہو گئے۔ شام میں ایک علمی انسان کی حیثیت سے انہوں نے خوب شہرت حاصل کی۔ اور بیروت کے کالج میں وائس پرنسپل ہو گئے۔ وہ چاہتے تھے کہ مستقل طور پر وہاں ہی رہ جائیں مگر حضرت ڈاکٹر صاحب اور شاہ صاحب کی والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا اور دوسرے احباب کی دعاؤں نے قبولیت کا ایک عجیب رنگ اختیار کیا۔ اور آپ جنگ کے بعد انگریزی گورنمنٹ کے ذریعہ ہندوستان پہونچا دئے گئے۔ اور جب سے سلسلہ کی خدمت مختلف نظارتوں پر ممتاز رہ کر کر رہے ہیں اب ناظر تعلیم و تربیت ہیں۔

(۸)

حضرت ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ

اگرچہ ابھی تک قطعی طور پر نہیں کہا جاتا کہ آپ ساتھ جائیں گے۔ مگر پاسپورٹ کی درخواست کی گئی ہے۔ خانصاحب بہ حیثیت ناظر امور عامہ جماعت میں معروف ہیں۔ آپ کی مخلصانہ مساعی اور جفاکشی جو وہ اس پیرانہ سالی میں سلسلہ کے لئے دکھاتے ہیں قابل عزت اور نوجوانوں کے لئے باعث رشک ہیں۔ خانصاحب کی خدمات کا دائرہ عمل [illegible] وسیع ہے اور جس محنت سے وہ ان خدمات کو سرانجام دے رہے ہیں سچ تو یہ ہے کہ انہیں کا حصہ ہے۔

آپ نے سلسلہ کے لئے اور صداقت کی خاطر دنیا کی عزت کو ہیچ سمجھا جیسا کہ ان کے دیگر عزیز محمد علی و شوکت علی اس لاحاصل دنیوی شہرت و نمود کے لئے منہمک ہیں۔ آپ نے ان سب شہرت پسند عزیزوں سے قطع تعلق کر کے اپنے آپ کو دین حق کے لئے وقف کر دیا۔ وہ اس درویشی میں مست اور مسرور ہیں کہ

خدمت سلطاں ہمی کنم

(۹)

شیخ عبدالرحمن قادیانی۔ بھائی جی کے نام سے مشہور ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح بھی عموماً انہیں بھائی جی ہی کہتے ہیں۔ شیخ صاحب نو مسلم ہیں اور ان سعادت مند بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے سالہا سال تک حضرت مسیح موعود کی صحبت کی برکات کو حاصل کیا۔ ان کے اسلام لانے کی داستان نہایت دردناک ہے اس صداقت کے قبول کرنے نے بڑے بڑے دکھ ان کو دئے گئے۔ اور بڑی بڑی قربانیاں ان کو کرنی پڑیں مگر

اسلام کے لئے سب کچھ گوارا کیا

حضرت مسیح موعود اور آپ کے اہلبیت کی خدمت کا عشق جنون کے رنگ میں ہے (اے کاش یہ جنون ہم سب کو ہو آمین) طبیعت بہت جفاکش اور محنتی واقع ہوئی ہے۔ اب بھی باوجود پیری جوانوں کو پیچھے ڈالتے ہیں۔ فتنہ ارتداد میں ان کی خدمات حضرت کے

حضور قبولیت کی عزت حاصل کر چکی ہیں۔

حضرت کے تمام سفروں میں ساتھ رہنے کی عزت انہیں نصیب ہوئی ہے اور وہی قدردانی اب یورپ کے سفر میں ساتھ لے جا رہی ہے۔ میرے دل میں اس شخص کے لئے بہت بڑی عزت ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اگر میں ان کی تعریف میں کچھ اور لکھوں تو وہ بگڑ نہ جاویں اس لئے کہ ان کو ایسی باتوں سے نفرت ہے۔ جو ان کے اخلاص کا خاص نشان ہے۔

بہر حال وہ حضرت اقدس کے خادم قدیم کے رفیق قدیم ہیں اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ میرے ساتھ انہیں محبت ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے انہیں ہمیشہ بہترین جزا دے۔ آمین۔

(۱۰)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور حضرت خلیفۃ المسیح کے سب سے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کا یہ سفر دراصل علوم عربیہ کی تکمیل اور عربی زبان کی تحصیل کے لئے ہے۔ تاکہ وہ سلسلہ کی خدمت علمی طریق پر کر سکیں آپ اپنے خرچ پر جا رہے ہیں۔

(۱۱)

چودھری علی محمد صاحب

چودھری علی محمد صاحب سلسلہ کے ایک مخلص زمیندار خاندان کے ممبر ہیں۔ چودھری صاحب کے والد ماجد میاں غلام دین صاحب مرحوم کو بڑی ہی محبت حضرت صاحب سے تھی۔ اور وہ اپنی زندگی کا اکثر حصہ قادیان میں گزارتے تھے۔ اور آخر ان کا اخلاص آخری دنوں میں یہاں ہی لے آیا۔ الولد سر لابیہ چودھری صاحب میں بھی وہی جوش اور اخلاص ہے آپ کی طبیعت میں حضرت کی خدمت کا ایک بہت بڑا جوش ہے اور یہی جوش انہیں اپنے خرچ پر ساتھ لیجا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ اس نوجوان کے ارادے اور ہمت میں برکت دے۔ آمین۔

(۱۲)

میاں رحیم دین باورچی۔ حضرت نواب صاحب کا خادم ہے اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب جانے کی عزت اسے ملی ہے۔ بہت مخلص احمدی محنتی اور اپنے فن میں ہوشیار ہے۔ مالیر کوٹلہ کا باشندہ ہے۔ اور بچپن سے حضرت نواب صاحب کے ساتھ ہے۔

(۱۳)

خاکسار عرفانی

عرفانی کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں الحکم کے ذریعہ خدمت سلسلہ کا ایک شرف اللہ تعالےٰ کے محض فضل سے نصیب ہوا۔ جس نے بتا دیا کہ خدا کے فضل کو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ وہ جسے چاہے کر دیتا ہے۔ حضرت کے سفروں میں اسے بطور ایک وقائع نگار جانے کی عزت حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفہ اول نے اپنی کرم گستری سے اسے اول الخادمین فرمایا اور ایام خلافت کے سفر لاہور میں جبکہ اسے بلایا نہ گیا تھا حضرت خلیفہ اول نے یہ کہکر ساتھ لیا کہ "تمہیں لاہور والوں نے نہیں بلایا مگر میں تمکو اپنے ساتھ لیجانا چاہتا ہوں تم چلو اور میرے خرچ پر چلو۔" یہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شفقت کا ایک ادنےٰ نمونہ تھا۔ غرض مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سفروں میں سعادت رفاقت حاصل رہی۔ حضرت خلیفہ ثانی کو اگر کوئی سفر میری موجودگی قادیان میں پیش آیا تو آپ نے بھی مجھے نوازا۔ اور اس لمبے سفر میں بھی اپنے بوڑھے خادم کو یہ عزت بخشی مجھے اعتراف ہے کہ میں اس کا اہل نہیں اور مجھے اقرار ہے کہ میرے قوےٰ میں اب وہ طاقت و توانائی نہیں مگر اسکا فضل وسیع ہے اور وہ "قدیمان خود را بیفزائے قدر" کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور اس خادم قدیم کو

سلسلہ کے ایک وقایع نگار کی حیثیت سے ساتھ لئے چلتا ہے

میری دعا ہے اور احباب سے التجائے دعا ہے کہ اس خادم کے لئے خصوصاً دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اخلاص اور صدق کے ساتھ خدمت کی توفیق دے۔ تاکہ میں ان توقعات کو پورا کر سکوں جو اس سفر میں مجھ سے کیجاتی ہیں۔

سفر یورپ میں ہماری خصوصیات

سفر یورپ سیر و تفریح کے لئے نہیں کیا جا رہا ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں یہ سفر سلسلہ کے تبلیغی نظام کے مستقبل پر غور کرنے کے لئے ہے تاکہ ہم بہترین اصولوں پر اپنے تبلیغی نظام کو یورپ اور امریکہ اور دیگر بلاد میں پھیلا سکیں۔ اس لئے اس سفر سے پہلے بعض ضروری امور پر غور کر لیا گیا ہے جن سے

ایک مسئلہ لباس ہے

لباس کے متعلق اسلام نے کوئی خاص فیشن مقرر نہیں کیا اور ایک ایسے مذہب کے لئے جو عالمگیر ہو اور ابدالآباد کے لئے ہو کسی خاص قسم کا لباس مقرر کر دینا جایز ہی نہ تھا۔ دنیا کے مختلف ملکوں اور طبقوں کے لوگ اسلام میں داخل ہونیوالے تھے۔ اور ان کی ملکی اور قومی ضروریات نے ان کی غذاؤں اور لباس میں مختلف صورتیں پیدا کر دی ہونگی۔ تو وہ ایک ہی طریق پر متفق نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے اسلام نے کھانے اور لباس کے متعلق خاص اور عام اصول بتا دئیے۔ مثلاً کھانے کے متعلق حلال اور طیب کی قید لگا دی اور جو چیزیں حرام تھیں ان کی تصریح کر دی۔ اب اس پر بحث نہ ہوگی کہ چاول کھائیں یا روٹی۔ ہاتھ سے کھائیں یا چھری کانٹے سے۔ بلکہ اصل چیز حلال اور طیب ہونا ہے اور کھانے کا جو طریق موزوں اور مناسب حال ہو ہو سکتا تھا اسی طرح لباس کے متعلق اصول بتا دیا کہ ستر پوشی کا کام دے گرمی اور سردی سے بچانے کا موجب ہو۔ پس اسلام کی اس وسعت کے لحاظ سے اگرچہ یہ منع نہ تھا کہ

ہم انگریزی کوٹ پتلون پہن لیں مگر یہ پسند نہیں کیا گیا

اس سفر میں حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کی خدام پارٹی کا لباس وہی سادہ دیسی وضع کا ہو۔ پاجامہ۔ پگڑی اور کوٹ جو عام طور پر ہم لوگ پہنتے ہیں۔ کالر اور نکٹائی کا استعمال بھی علی العموم نہیں ہوگا۔

غض بصر اور عورتوں سے مصافحہ

دوسرا مسئلہ غض بصر اور عورتوں سے مصافحہ کا ہے انگریزی آداب ملاقات میں یہ بات داخل ہے کہ خواتین کے ساتھ ہاتھ ملایا جاوے۔ اور بعض مقامات پر انہیں ہاتھ پکڑ کر اتارا جاوے یا چڑھایا جاوے۔ اور ان سے ہنس ہنس کر باتیں کی جاویں۔ لیکن اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اس لئے انشاءاللہ

اسلامی تہذیب پر عمل کر کے دکھایا جائیگا

تاکہ آیندہ تبلیغ میں یہ بات خصوصیت سے مدنظر رہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس قسم کی پابندیاں انگریزی تہذیب کی رو سے خواتین انگلستان کی ہتک کا موجب سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن جبکہ ہم ان کو حقیقت اسلام سے واقف کرنا چاہتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ

حقیقی تہذیب اسلامی تہذیب ہے

تو یورپ کے تمدن سے ڈر کر ہمیں اپنا عمل نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔

اسلام پر کیا اعتراض ہوتے ہیں

یہ دونوں باتیں تو ہمارے طرز عمل کے متعلق ہیں اس سفر کی خصوصیتوں میں سے ہم نے اس امر کا بھی مطالعہ کرنا ہے کہ اسلام پر کیا اعتراض ہوتے ہیں اور کس رنگ میں ہوتے ہیں یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ کیونکہ مختلف حیثیتوں سے اسکی پڑتال ہم نے کرنی ہے۔ سائنس والوں کا طبقہ کس رنگ میں مخالف ہے اور مذہب کے ماننے والوں کی راہ میں قبول اسلام کے لئے کیا امر مانع ہے سیاسی مدبرین کی کیا مشکلات ہیں۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کونسا مذہب بہترین طریق بتا سکتا ہے اور اسلام کس طرح پر اس میں ممتاز ہو سکتا ہے؟ ایسا ہی ہمکو دیکھنا ہے کہ عالم اسلامی میں اتحاد کیونکر پیدا ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کی عام حالت کی اصلاح کس طرح ممکن ہے؟ اور ہماری راہ میں کیا مشکلات ہیں۔ غرض ہمارے اس سفر کے اغراض جیسے اہم اور عظیم الشان ہیں ایسے اس کی راہ میں مشکلات کے دریا اور پہاڑ حائل ہیں۔ مگر ہم خدا پر بھروسہ کرتے اور ہمیں اسکے فضل سے امید ہے کہ

وہ ان دریاؤں کو ہمارے لئے پاٹ دیگا اور پہاڑوں کو اڑا دیگا

نوٹ - رفقائے سفر کی [illegible] ہو گیا ہے حضرت مفتی صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب ساتھ نہ جائیں گے۔ ایڈیٹر

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آخر وہ مبارک دن آ پہنچا جو صاحبزادی امۃ السلام کے خصتانہ عروسی کیلئے مقرر کیا گیا تھا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ السلام کے رخصتانہ کی تاریخ ۱۵؍ جولائی مقرر ہوئی تھی مگر خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کی تحریک پر ۳؍ جولائی ۱۹۲۴ء تبدیل ہوگئی ۳؍ جولائی ۱۹۲۴ء کی صبح ہی سے حضرت ام المومنین علیہا السلام نے صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کا سامان جہیز بھیجنا شروع کر دیا اور بعد عصر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو حسنات الدین والدنیا کا موجب بنا وے اور بہت بابرکت فرمائے۔ ایک پاک اور خدا تعالےٰ کے دین کے لئے غیور اور اسکی اشاعت کیلئے مرزو شانہ جوش رکھنے والی نسل اس سے بڑھے اور

اک سے ہزار ہو وین ۞

کی پیشگوئی میں شریک ہوں میں اس تقریب پر حضرت ام المومنین اور حضرت خلیفۃ المسیح اور جمیع ممبران خاندان نبوت کو مبارکباد دیتا ہوں ایسا ہی اپنے مخدوم مکرم خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں　پھر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہمیشہ کے لئے بابرکت ثمرات کا موجب بنا دے آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی روانگی کا پروگرام

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۲؍ جولائی ۱۹۲۴ء بروز ہفتہ بٹالہ سے ۱۱ بجے دوپہر کی گاڑی میں بعزم انگلستان روانہ۔ اگر عید ۱۲؍ جولائی کو ہوئی تو نماز انشاء اللہ تعالیٰ ۶ بجے صبح قادیان میں پڑھی جائیگی اور حضور ۹½ بجے بذریعہ موٹر کار بٹالہ کو تشریف لیجائینگے ۞

امرتسر سے آگے ریل کا پروگرام حسب ذیل ہوگا

	منٹ	گھنٹہ	دن		منٹ	گھنٹہ	دن
امرتسر سے	۳۳	۱۴	ہفتہ	سرہند	۵۷	۲۰	ہفتہ
بیاس	۴۰	۱۵	،،	راجپورہ	۲۹	۲۱	،،
ڈہلوان	۴۸	۱۵	،،	انبالہ شہر	۳	۲۲	،،
کرتارپور	۱۳	۱۶	،،	انبالہ چھاؤنی	۲۶	۲۲	،،
جالندھر شہر	۴۷	۱۶		جگادھری	۱۶	۰	،،
جالندھر چھاؤنی	۵۴	۱۶	،،	سہارنپور	۵۴	۸	،،
پھگواڑہ	۳	۱۸	،،	مظفر نگر	۴۸	۲	،،
پھلور	۳۳	۱۸	،،	میرٹھ	۵۹	۳	،،
لدھیانہ	۵۴	۱۸	،،	غازی آباد	۳۵	۵	،،
کھنہ	۴۸	۲۰	،،	دہلی	۳۵	۶	،،

اگر عید ۱۳؍ کو ہوئی تو اسٹیشن سے اتر کر دہلی میں نماز عید ہوگی

جس کے لئے زیادہ سے زیادہ ۴۰ منٹ وقت ملیگا اور پھر دہلی سے جی آئی پی اینڈ سی آئی آر سے روانگی بمبئی ہوگی جس کا پروگرام حسب ذیل ہے

	منٹ	گھنٹہ	دن
دہلی سے	۱۵	۷	اتوار
متھرا	۳۷	۹	،،
بھرت پور	۲۰	۱۰	،،
کوٹہ	۲۶	۱۵	،،
رتلام	۲۱	۲۱	،،
بمبئی	۳۰	۱۱	پیر

جہاز بمبئی سے ۱۵؍ جولائی ۱۹۲۴ء بعد دوپہر ایس ایس افریقہ اٹالین روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

خاکسار رحیم بخش قادیان

نوٹ۔ حضرت صاحب کے ساتھ قریباً بارہ اصحاب ہونگے۔

۲۹؍ جون ۱۹۲۴ء

اندلس اور اسلام

ڈاکٹر ایچ ہولسٹ ایم ڈی نے انگریزوں

لیڈیوں اور ریاست میسور کے حکام کی ایک کثیر جماعت کے سامنے ایک عبرت خیز اور سبق آموز لیکچر دیا جسمیں اندلس میں اسلامی حکومت کے حیرت ناک اثر کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا اسکا خلاصہ یہ ہے۔

یہ صرف قرآنی تعلیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت آموزی کا اثر تھا۔ کہ ایک نیم وحشی قوم کے لئے دنیا کی مہذب قوموں کو اپنی صفیں توڑنی پڑیں۔ اور وہ اپنے دانشمندانہ رویہ سے نہ صرف اپنی مقاصر بلکہ مابعد کی مہذب اقوام سے بھی گوئے سبقت لے گئی۔ ان تعلیم گاہوں کے دروازوں پر یہ لفظ مرقوم تھے۔ کہ صرف چار چیزیں ہیں جن سے دنیا کا انتظام بطور احسن قایم رہ سکتا ہے (۱) عالموں کا علم (۲) حاکموں کا انصاف (۳) دلیروں کی شجاعت (۴) نیکوں کی عبادت ان باتوں سے ظاہر ہے کہ انھیں اسوقت تک انسانی ضرورتوں کا کہانتک احساس تھا۔ اور وہ فلسفہ حیات کو کسقدر سمجھتے تھے۔ زراعت کے متعلق آپنے امریکہ کے مشہور انگریز غیر متعصب مورخ اکاٹ کا یہ مقولہ پیش کیا۔

”۱۱۷۵ء میں حکومت غرناطہ کے مقبوضات دنیا میں سب سے زیادہ متمول سب سے زیادہ زرخیز و شاداب اور سب سے زیادہ متمدن تھے ...... سال بھر میں گیارہ فصلیں کاٹی جاتی تھیں“۔

تعلیم و آزادی کے متعلق آپنے فرمایا کہ مسلمانان اندلس نہایت مہمان نواز اور خلیق۔ مذہبی آزادی کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ ایشیا اور تمام یورپ کے حصص سے طلباء انکے کالجوں میں تعلیم پانیکی غرض سے آیا کرتے تھے انکی عورتیں اسدرجہ تعلیم یافتہ تہیں کہ کالجوں میں پروفیسری کا کام بآسانی انجام دیسکتی تھیں۔ تقریباً تمام لوگ دولتمند

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت اقدس کی صحت الحمد للہ اچھی ہے یہ ہفتہ آپکی سب سے زیادہ مصروفیت کا گذرا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ گذشتہ ہفتہ سے مصروفیت یوماً فیوماً بڑھ گئی ہے۔ مذہبی کانفرنس کے لئے جو مضمون لکھا گیا ہے اسکا ترجمہ آپنے سارا سنا اور مناسب اصلاحیں کیں۔ مختلف صیغہ جات کو ضروری ہدایات اور مشورے دینا۔ ڈاک پڑھنا اور جوابات لکھوانا یہ تو روزمرہ کے معمولی کام ہیں اللہ تعالیٰ آپکا سایہ جماعت کے سر پر دراز کرے اور آپکی ہمت اور طاقت میں خارق عادت برکت دے۔ آمین

۲: قادیان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت مہد سے یہ سنت اللہ چلی آئی ہے کہ جہاں چند روز شدت کی گرمی ہوئی ضرور کچھ تقاطر ہو کر ٹھنڈی ہوائیں شروع ہو جاتی ہیں چنانچہ گذشتہ ہفتہ سخت گرمی کا تھا مگر زیر اشاعت میں کچھ تقاطر ہو کر ٹھنڈی ہوائیں شروع ہوگئیں۔

۳۔ ولایت کو جانیکے لئے اب تیاری شروع ہوگئی ہے۔ اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب کی مصروفیت بڑھ گئی ہے

۴۔ ۲؍ جولائی ۱۹۲۴ء کو مذہبی کانفرنس کا مضمون بھیجد یا گیا۔ اس مضمون کے ترجمہ کرنے ٹائپ کرنے اور مقابلہ کرنے میں احباب کی ایک خاص جماعت مصروف کار رہی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور مولوی شیر علی صاحب کو ترجمہ کرنیکی عزت حاصل ہوئی۔ مولوی رحیم بخش صاحب نے شبانہ روز محنت سے اسکو ٹائپ کرایا اور مقابلہ کیا میاں فخر الدین صاحب نے ٹائپ کرنے میں دن رات ایک کر دیئے۔ ہمارے نوجوان بھائیوں مولوی عطاء اللہ و مولوی عبد الحق و مخدوم محمد ایوب صاحبان۔ نے بھی سرگرمی سے اصلاح و مقابلہ میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے آمین۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ایک طرف ایک درجن کے قریب آدمی لگے ہوئے تھے اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح اسکی تکمیل اور سماعت اصلاح میں مصروف تھے اور سب سے زیادہ کام

علم سے مالا مال تھے اسلامی حکومت غیر مذہبی رعایا کے مذہبی امور میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتی تھی بلکہ ان کی دینی اور دنیوی نزاعات کے لئے ان کے ہم مذہب حاکم مقرر تھے۔ تجارت کے متعلق کہا کہ تجارت میں جہازات کی تعمیر اور ان کے بحری راستے چین اور ہندوستان تک کھولے گئے تھے۔ صنعت میں چاندی سونے کا کام چرمی سامان۔ ریشم کے کارخانے اور اسلحہ سازی تک ہوتی تھی اشیاء آمد برآمد میں لوہا۔ سونا۔ ادویہ۔ اور غلہ وغیرہ آتے جاتے تھے۔

سفر یورپ کے حالات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حالات سفر کی اشاعت کیلئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ خاکسار ایڈیٹر الحکم ایک ہفتہ وار چٹھی (جو حضرت کی ہفتہ وار ڈائری پر مشتمل ہو گی) الفضل کے کئے گا اور الحکم اور دوسرے اخبارات میں بھی اسکی اشاعت ہو گی (انشاء اللہ العزیز) اور مکمل سفر نامہ کتاب کی صورت میں بک ڈپو تالیف و اشاعت کی طرف سے شائع ہو گا اس سفر نامہ کی ترتیب بھی خاکسار ایڈیٹر الحکم ہی کے سپرد ہوئی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خاکسار کو اخلاص کے ساتھ اس خدمت کی توفیق دے۔ آمین باوجودیکہ

یہ حالات اخبارات میں بھی شایع ہونگے پھر بھی بعض اکثر احباب نے تحریک کی ہے کہ مین انکو براہ راست ایک ہفتہ وار چٹھی لکھون۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ مخلصانہ تعلقات اور محبت کا بے شک یہی تقاضا ہونا چاہیے کہ جلد سے جلد وہ حضرت ممدوح کے حالات اور ارشادات سے سعادت اندوز ہون اور حقیقت یہ ہے کہ روحانیت میں زندہ رکھنے والی یہ ہی ایک چیز ہے کہ

حضرت امام کے ساتھ تعلقات مضبوط ہون

احمق اور نادان اسکا نام پیر پرستی رکھتے ہین مگر سچ یہی ہے کہ جب تک اس وجود کے ساتھ تم وابستہ ہو تم روحانی قوت حاصل کر سکتے ہو اور اس سے دوری۔ دوری کا باعث ہو جاتی ہے۔ غرض بعض احباب نے مجھے تحریک کی ہے اور انکا اخلاص اور سلسلہ کے ساتھ فدائیانہ جوش مجھے اجازت نہین دیتا کہ مین انکا ذکر کر سکون۔ اگرچہ سفر کی مصروفیت مشکلات بھی پیش کرتی ہے۔ اخبارات کیلئے ہفتہ وار ڈائری لکھنا اور سفر نامہ کی ساتھ ساتھ ترتیب اور دوسرے مشاغل کب اسکی اجازت دے سکتے ہین کہ ایک مفصل خط ایسے تمام دوستون کے نام لکھا جا سکے جو اسکی خواہش کرین۔

اسکی ایک اور صرف ایک ہی صورت ہے کہ مین وہ چٹھی ڈپلی کیٹر پر چھاپکر ایسے تمام احباب کو بھیج سکون اور یہ عمل خرچ چاہتا ہے اسلئے مین نے ایسے دوستون کو بذریعہ چٹھی لکھدیا ہے۔ کہ جو صاحب چاہتے ہین کہ مین انکو ہفتہ وار چٹھی جداگانہ بھیجون وہ تین ماہ کے لئے دس روپیہ کا خرچ برداشت کرین اسصورت مین ایک ڈپلی کیٹر خرید کر ساتھ رکھ لیا جائیگا۔ اور کاغذ اور لفافہ جات اور ٹکٹون کا کافی ذخیرہ مہیا کر کے انکی خواہش کی تعمیل انشاء اللہ ہو گی مین فرداً فرداً ہر خط کا اب جواب نہین دیسکتا وقت بہت ہی کم ہے اسلئے بذریعہ اخبار اعلان کرتا ہون کہ جو صاحب یہ چاہتے ہین کہ انہین براہ راست حضرت کے ہفتہ وار حالات سے مطلع کیا جاوے وہ اپنا نام اور مفصل پتہ مع دس روپیہ کے منی آرڈر کر کے بھیجدین تین ماہ انکو ہفتہ وار چٹھی ملتی رہے گی لیکن مین یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہون کہ جب تک کم از کم ۵۰ ایسی درخواستین نہ ہون تعمیل نہو سکے گی۔

بعض احبابون نے منی آرڈر کے ذریعہ روپیہ بھیجدیا ہے مگر مین نے اس روپیہ کو ابھی تک وصول نہین کیا اور ڈاکخانہ مین اسے امانت رکھا ہے تاکہ اگر مین انتظام نہ کر سکا تو انکی رقوم انہین واپس کر دیجائینگی

پس جو صاحب اس فہرست مین اپنا نام لکھوانا چاہتے ہین وہ اس تحریر کو پڑھتے ہی اپنی درخواست معہ روپیہ کے بھیجدین

خاکسار یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

منی آرڈر کے کوپن پر موٹی قلم سے ولایتی چٹھی لکھ دیا جائے

عرفانی

جلسہ ششماہی مسلم راجپوت سکول

جیپور

الحمد اللہ۔ کہ مسلم راجپوت سکول جیپور کا ششماہی جلسہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۲۴ء حویلی نواب ممتاز الدولہ صاحب زیر صدارت عالیجناب حاجی محمد خورشید علی خانصاحب سابق بخشی فوج و جاگیر دار ٹھکانہ جگرو رئیس مدراک صبح سات بجے شروع ہو کر دس بجے ختم ہوا۔ اور تلاوت قران مجید اور نعت خوانی حافظ ایوب خانصاحب مدرس دینیات نے کی۔ اوس کے بعد جناب مولانا سید عبدالقادر صاحب بغدادی نے وعظ فرمایا پھر جناب مولوی سعید حسین صاحب جیپوری نے ولادت باسعادت سید المرسلین خاتم النبیین کے حالات بیان فرمائے۔ بعد ختم میلاد شریف سیکرٹری اسکول نے ششماہی ریورٹ حاضرین جلسہ کو سنائی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہ سکول یکم دسمبر ۱۹۲۳ء کو جاری ہوا۔ آخر ماہ مئی تک پورے چھ ماہ ہوئے۔ اس چھ ماہ مین مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور ۱۱۹۵ روپیہ خرچ ہوا۔ اسکول مین بارہ ماسٹر اور دس دیگر ملازم ہین۔ اور طلباء تعلیم پا رہے ہین نتیجہ امتحان مین بفضل خدا کامیابی ہوئی۔ اور یہ قوم کی توجہ پر منحصر ہے۔ بورڈنگ کا انتظام بھی کافی ہے۔ امید کہ قوم اور نیز ہمدردان تعلیم پوری توجہ فرمائین گے۔ اس ریورٹ کے ختم ہونے پر دیگر صاحبان نے تقریرین فرما کر حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ تعداد حاضرین پانسو سے زیادہ تھی۔ جن مین اکثر بلکہ بیشتر معززین شہر تھے تمام حاضرین جلسہ کو مٹھائی تقسیم کیگئی ؛

چودھری نذیر احمد خان سیکرٹری

ضلع متھرا مین برہمنونکی پنچایت

ہمارے مبلغ سید مہر علی شاہ صاحب نوگانوں ضلع متھرا سے تحریر فرماتے ہین کہ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۴ء کو برہمنون کے چوبیس مواضعات کی ایک پنچایت موضع سیہوان مین ہوئی جس مین انہون نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ برہمن بحیثیت قوم شدھی کے سخت مخالف ہین اور ان کا شدھی والون (آریون) کے ساتھ کوئی تعلق نہین۔ اور جو برہمن شدھی والون کے ساتھ شامل ہین انکو برادری سے خارج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مواضعات چوماں جیاونی۔ چھاتہ اور اجنوٹھی۔ کہ وہ برہمن برادری سے خارج کر دیے گئے۔ جو کہ آریون کے ایجنٹ ہین۔ یا زیر اثر ہین چہ کی دو پنچائتین اسی غرض کیلئے اور ہونے والی ہین۔ ایک تو عنقریب قصبہ ہوڈال ضلع گوڑگانون مین ہو گی اس سے ناظرین کو معلوم ہو گیا۔ کہ آریون کا یہ کہنا کہ ہندو قوم ملکانون کو برادری مین ملا رہی ہے۔ کہان تک درست ہے۔

والسلام۔

شیخ یوسف علی۔ بی اے

قائمقام امیر المجاہدین۔ احمدیہ دار التبلیغ۔ آگرہ

خلیفۃ المسیح کا سفر انگلستان

یورپ کی مذہبی حالت کا مطالعہ

شملہ کے ایک تار سے جو ۳۰ جون ۱۹۲۴ء کو بھیجا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ۔

جماعت احمدیہ کے امام ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء کو جہاز ایس ایس افریقہ پر انگلستان روانہ ہونگے تاکہ یورپ کی مذہبی حالت کا مطالعہ بغور فرمائین راستہ مین مصر۔ شام۔ اٹلی۔ اور فرانس مین بھی کچھ مدت قیام کرین گے،،

یہ تار کا مضمون ہے جو اخبارون مین شایع ہوا ہے لیکن مین سمجھتا ہون کہ تار کا مضمون کسیقدر مبہم ہے۔ خلیفۃ المسیح کے سفر کی اغراض مین سے یہ ایک غرض ہے کہ وہ یورپ کی مذہبی حالت کا بہ نفس نفیس مطالعہ کرین اور ان اسباب پر غور کرین جو یورپ مین مذہبی بے پروائی کا موجب ہوئے ہین اور کسطرح اہل یورپ کو حقیقی اور زندہ خدا کا پرستار بنایا جا سکتا ہے

اسکے ساتھ ہی حضرت امام جماعت احمدیہ کا یہ بھی مقصد ہے کہ وہ ان اسباب پر غور کرین

جو دنیا مین امن پیدا کرنیکا موجب ہون

وہ کیا تدبیرین ہین جنپر عمل کر کے دنیا کے پولٹیکل جھگڑون کا خاتمہ ہو سکے اور تمام قومین امن اور سلامتی کے ساتھ باہمی محبت اور اخوۃ کے صحیح اصولون پر عمل پیرا ہو کر۔ ترقی کر سکین

مصر۔ اور شام کا قیام مسلمانون کی روحانی۔ اخلاقی اور اقتصادی اور تعلیمی حالتون پر غور کرنا ہے

ریمارک

دفتر الحکم مین عرصہ سے بعض چیزین اور کتب بغرض ریویو آئی ہین مجھے افسوس ہے کہ مین ابھی تک کچھ نہیں کہہ سکا دراصل ریویو کے لئے کافی فرصت اور فکر کی ضرورت ہوتی ہے بہرحال مین آجکل کے طریق کے مطابق ریمارک کردیتا ہون

ایڈیٹر

ممیر یکا سرمہ - پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ نے قریباً چالیس برس ہوئے جب یہ سرمہ ایجاد کیا اور ملک بھر مین اشتہارات اور دیگر اشتہارات کے ذریعہ پھیلایا - الحکم مین بھی مدتون اسکا اشتہار چھپتا رہا یہ سرمہ فی الحقیقت **مفید** ہے اور مین اسکے مفید ہونیکی سب سے بڑی شہادت پیش کرتا ہون کہ **حضرت مسیح موعود علیہ السلام** نے اسکے مفید ہونیکی تصدیق فرمائی ہے اور آپ نے استعمال کیا ہے اسکا کارخانہ بٹالہ مین ہے سیاہ دو روپیہ تولہ اور سفید تین روپیہ تولہ ہے ؛

سیویان بنانیکی مشین | مستری فضل کریم صاحب احمدی نے سیویان بنانیکی مشین نہایت مفید **مختصر سہل العمل** اور کم قیمت مشین ایجاد کرکے بہت بڑا احسان کیا ہے یہ مشین نہایت **خوبصورت** اور **مضبوط** اور **سریع العمل** ہے ملک کی بہتری اپنے ملک کی ایجادات کی قدر کرنے پر موقوف ہے جس جس قدر صنعت وحرفت مین ترقی ہوگی اسیقدر ملک کی مالی حالت مین اصلاح ہوتی جائیگی - مستری صاحب نے یہ مشین نہایت محنت سے ایجاد کی ہے اور اب ملک مین وہ عام طور پر مقبول ہو رہی ہے مشین کے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت کارخانہ مشین سیویان قادیان سے ہونی چاہئے - اور احمدی جماعت کو خصوصیت سے اسکی ترقی اور ترویج مین توجہ کرنی چاہئے کیونکہ جسقدر یہ کارخانہ ترقی کریگا اسیقدر سلسلہ کیلئے زیادہ مفید ہوگا

رسالہ استانی بٹالہ سالانہ قیمت ۱؎ | عورتون اور بچون کیلئے **مولوی احمد وجودی** صاحب نے یہ رسالہ خواجہ حسن نظامی صاحب کی سرپرستی مین جاری کیا ہے یہ رسالہ پہلے دہلی مین شایع ہوتا تھا - رسالہ کو **عورتون اور بچون** کے پڑہنے کے قابل بنانیکی کوشش کیجاتی ہے مین دل سے اس قسم کے رسالون اور اخبارات کی کامیابی چاہتا ہون منتظمون کو اپنے رسالون کی ہر طرح اشاعت بڑہانی چاہئے

حور کلکتہ سالانہ قیمت تین روپیہ | مسلم خواتین کی ادبی سہیلی **حور** کے نام سے کلکتہ سے نہایت عمدہ کاغذ پر بہت خوبصورت چھپکر شایع ہوتی ہے مضامین دلچسپ اور ادبی چاشنی اپنے اندر رکھتی ہے - رسالہ کو دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے - اور سب سے بڑی امتیازی عزت جو اس رسالہ کو حاصل ہے کہ اسکی ایڈیٹر **بیگم صاحبہ صدیق انصاری** ہین عورتون کے رسالہ کی ایڈیٹر عورت ہو تو اسکے دلچسپ ہونے مین کیا شبہ نمونہ کا پرچہ ۱؎ پر ملتا ہے - منیجر **حور کلکتہ** نمبر ۲۲ کوڈ تولہ اسٹریٹ سے درخواست کی جائے -

مسیحا لاہور | قیمت سالانہ عام حضرات سے تین روپیہ غربا اور طلبا سے ایک روپیہ یہ ایک طبی اور مفید رسالہ ہے مضامین عام فہم ہین ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ایسے رسالون کی کثرت اشاعت ملک کیلئے بہت مفید ہوسکتی ہے رسالہ کی قیمت سے معلوم ہوتا ہے کہ پبلشر کی غرض عوام مین **طبی دلچسپی** کا پیدا کرنا ہے - درخواست رسالہ مسیحا لاہور سے کیجاوے

القاسم امرتسر | امرتسر سے حنفی جماعت کے اس حصہ کا آرگن ہے جو مولوی غلام رسول صاحب عرف رسیل بابا کے متبعین ہین یہ پندرہ روزہ اخبار ہے اور سالانہ قیمت **تین روپیہ** اگرچہ ہمارے سلسلہ کی مخالفت اسکے فرائض مین داخل ہے اور وہ **باقاعدہ مخالفانہ** مضامین لکھتا ہے - مگر مجھے شک نہین کہ **کاغذ - کتابت** اور طباعت بہت اچھی ہے - اور قابلیت سے ایڈٹ کرنیکی کوشش کیجاتی ہے

پنجابی خیالات بٹالہ سالانہ قیمت ایک روپیہ | **پنجابی خیالات** سے بڑھکر سستا ماہواری رسالہ آجتک میرے دیکھنے مین نہین آیا عطر مجموعہ ہے مختلف **قومون** اور مذاہب کے خیالات کا انہین کے الفاظ مین آئینہ ہے - مضامین کا انتخاب نہایت عمدگی اور قابلیت سے کیا جاتا ہے میرے خیال مین اس رسالہ کا پڑھنا ہر پنجابی کا **علمی فرض** ہونا چاہئے - احمد وجودی صاحب اسکے ایڈیٹر ہین مجھے حیرت ہے کہ وہ ایک روپیہ مین اتنا بڑا رسالہ کیونکر دے سکتے ہین - ؟

شوکت بمبئی سالانہ قیمت چار روپیہ | مولانا نذیر احمد خجندی اجمن سے مجھکو فتنہ ارتداد مین ملنے کا اتفاق ہوا اسکے ایڈیٹر ہین ہفتہ وار اخبارات مین صورت بہت **دلپسند** اور خوشنما ہے اور مضامین ... سے وہ کسی ہفتہ وار ملکی اسلامی پرچہ سے کم نہین منیجر صاحب شوکت سے نمونہ طلب کیا جاسکتا ہے

کوکب ہند آگرہ | آگرہ سے بہائی مشن کی تائید واشاعت کیلئے جاری ہوا سالانہ قیمت چار روپیہ

(مفصل ریویو پھر)

جماعت امرتسر سالانہ قیمت تین روپیہ | **مولوی نذیر مخدومی** صاحب نے یہ رسالہ مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی سرپرستی مین نکالا ہے - مضامین نہایت محنت سے لکھے جاتے ہین رسالہ کی چھپائی اور طباعت بھی بہت عمدہ ہے

قول الحق قیمت ۳؍ | مکرمی منشی فخرالدین صاحب احمدیہ کتاب گھر نے **قول الحق** کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح کی اس **تقریر** کو شایع کیا ہے جو آپنے ۳ اپریل ۱۹۲۷ء کو **غیر احمدی علماء** کے اعتراضات کے جواب مین کی - اس تقریر کو کثرت سے شایع کرنا چاہئے اور ہر احمدی کے پاس رہنا چاہئے **غیر احمدی علماء** کے تمام اعتراضات کا جواب اس مین موجود ہے - احمدیہ کتاب گھر قادیان سے ملیگی مجھکو بڑے افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اس قسم کی تحریرین شایع کرنیوالے احباب اس اعتراف سے کنارہ کشی کرتے ہین کہ یہ تقریر انہون نے کہان سے لی اور کس نے اوسکو لکھا تھا - یہ ایک اخلاقی کمزوری ہے اس سے تقریر لکھنے والے کے لئے دعا کی تحریک ہوتی ہے اور ہم نیک نیتی کے ساتھ اسکی خدمتون کا اعتراف کرتے ہین - امید ہے کہ آیندہ ایسی فروگذاشت نہ ہوگی -

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

شمائل واخلاق کا دوسرا حصہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مین سے شمائل واخلاق کی جلد کا پہلا حصہ پہلے شایع ہوچکا ہے - اسکا دوسرا حصہ مین اب پریس مین بھیج رہا ہون کاتب ۴ جزو کے قریب لکھ چکا ہے - میری روانگی تک انشاء اللہ العزیز امید ہے پورے پانچ جزو ہوجائینگے اور باقی پانچ جزو آخر جولائی تک یا اگست ۱۹۲۷ء کے پہلے ہفتہ تک مکمل ہوسکیں گے اسطرح پر امید ہے کہ دوسرا حصہ ۱۰ جزو پر آخر اگست تک احباب کے ہاتھون مین خدا کے فضل وکرم سے پہنچ جائیگا اس حصہ مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلق عظیم کے ایسے نظارہ اور واقعات دکھائے گئے ہین کہ دشمن کو بھی ... ایک دفعہ اقرار کرنا پڑیگا کہ

انک لعلی خلق عظیم

یہ حصہ میری غیر حاضری مین طبع ہوکر احباب کی خدمت مین بذریعہ وی پی پہونچیگا اور مجھے امید ہے کہ وصول فرماکر وہ اس ضروری کام کی تکمیل مین مدد دینگے میرا خیال اور اندازہ تھا کہ شمائل واخلاق ۳ حصون مین ۸۰۰ صفحون کے قریب ختم ہوجائیگا لیکن مین دیکھتا ہون کہ شمائل واخلاق کی جلد پورے پانچ حصون مین اور ۸۰۰ صفحون پر بھی ختم ہوجائے تو بہتر ہے × تیسرا حصہ انشاء اللہ العزیز میری واپسی پر سالانہ جلسہ کی تقریب پر شایع ہوسکے گا - چونکہ یہ جلدین صرف پانچسو طبع ہو رہی ہین اسلئے احباب کو جلد درخواست کرکے منگوالینی چاہئے ؛

تمام درخواستین منیجر اخبار الحکم قادیان کے نام ہونی چاہئین

سفر یورپ کی تقریب الحکم کا

رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ مین ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر مین سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اسکے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہین میری غیر حاضری مین الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق مین روانگی سے پہلے انشاء اللہ العزیز اعلان کر دونگا اور اپنی اور جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم پر توجہ دلاؤنگا۔ الحکم قوم کی امانت ہے اور مین اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی مین مینے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی جو موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائین جو احباب اس تحریک مین حصہ لینگے وہ بھی نہین کہ نہایت مفید اور ضروری کتب کو قریباً مفت حاصل کر لینگے بلکہ وہ اپنے اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری مین مدد دینے والے ہونگے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دی جائینگی

(۱) ان کتابون مین قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیری نوٹون کے دس پارے بھی ہین جنکی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت علاوہ محصولڈاک صرف چار روپیہ ہوگی (پارہ ۲۴ لغایت ۲۰ و ۵ لغایت ۱۷)

(۲) مراۃ الجہاد۔ جس مین مسئلہ جہاد کی حقیقت و اعتراضات تفصیلی جوابات ہین اصلی قیمت عہ رعایتی قیمت (۱۲)

(۳) مکتوبات احمدیہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات) اصل قیمت فی حصہ ۸ رعایتی قیمت ...... (۱۴)

(۴) خطبات کریمیہ ۔ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے خطبات۔ اصل قیمت فی جلد (۱۴) رعایتی قیمت ۲ر

(۵) مالابار مین احمدیت کی تاریخ :۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری ہی نے اسے چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا۔ اس کتاب مین کوئی رعایت نہین قیمت (۱۰ر)

براہان الحق :۔ عیسائی مذہب کی تردید مین نہایت قابل قدر رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت مین ایک عیسائی نومسلم گریجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳ر رعایتی (۱ر)

ادعیۃ القرآن (قرآن مجید کی دعائین اور انکا ترجمہ (قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی ...... (۱ر)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون :۔ کے فائل پچھلے سالون کے صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی انمین خواتین کیلئے نہایت ہی مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالون کے فائل ہین ایک مکمل فائل کی قیمت للعہ رعایتی تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملیگی صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی اصل قیمت للعہ رفی جلد رعایتی قیمت عہ ۔ یہ رعایت آخر جولائی ۲۴ء تک باقی ہوگی اسلئے جلد درخواستین بھیجدین تمام درخواستون کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی

درخواستین بنام منیجر الحکم ہون

اعلان

بقایادار اپنے حساب صاف کرکے مشکور فرماوین

۱۔ اور جن دوستون کا چندہ ماہ جون میں ختم ہوتا ہے انکے نام وی پی آتے ہین۔

۲ اگر آپ کسی وجہ سے وی پی وصول نہین کر سکتے تو فوراً دفتر مین اطلاع دین۔ اگر آپ پھر بھی واپس کرینگے تو آپکا اخلاقی جرم ہوگا۔

منیجر الحکم